السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں یہ کہ سائل مسمی محمد ایوب ولد شامد قوم کھرل موضع ٹوری قاسم تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ نے اپنی منکوحہ زوجہ مسمات زبیدہ بی بی دختر محمد منشاء قوم کھرل موضع ٹوری قاسم تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کو عرصہ قریب ڈیڑھ سال قبل بوجہ والدین کی رنجش اور دیگر تنازعات کی وجہ سے سہ بار طلاق دے دی ، غصہ میں آکر طلاق دے دی اور اب جب کہ میاں بیوی کی تمام مسائل پر صلح ہو چکی ہے اور فریقین و متعلقین چاہتے ہیں کہ مسمی و مسمات کو دوبارہ رشتہ ازدواج میں منسلک کیا جائے جب کہ طلاق صرف ایک مجلس میں سہ بار دی گئی جو تین دفعہ دی گئی وضاحت فرمائی کہ اب میاں بیوی دونوں پہلے کی طرح رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے یا پھر دوبارہ نکاح کرنا پڑتا ہے یا پہلا قائم رہتا ہے اس بات پر ہمیں فتویٰ صادر فرمائیں ۔ کیا حلالہ وغیرہ بھی کرنا پڑتا ہے ۔ کیا دوبارہ نکاح کرنا پڑتا ہے ۔ کیا بغیر حلالہ اور نکاح کے پہلے نکاح پر گھر آباد ہو سکتا ہے ۔ دیگر (تعزیرات اسلامی و شرائط لگوائیں ۔ (سائل محمد ایوب بذریعہ قاضی احسان الحق چک نمبر ۲۴۰ گ ب جڑانوالہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں قرآن وحدیث کی نصوص صریحہ صحیحہ مرفوعہ متصلہ کے مطابق ایک رجعی طلاق واقع ہو کر موثر ہو چکی اور نکاح ٹوٹ چکا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے :

الطَّلاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ...٢٢٩ ... البقرة کہ رجعی طلاق دو دفعہ دو ہے پھر اس کے بعد یا تو بیوی کو روک رکھنا ہے یا پھر بھلے طریقہ کے ساتھ اس کو رخصت کر دینا ہے ۔ اور یاد رہے کہ مرتان مرة کا تثنیہ ہے جس کا معنی ایک دفعہ یا ایک وقت یا پھر ایک مجلس ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ...٥٨ ... النور

کہ اے ایماندارو! تمہارے غلام اور تمہارے نابالغ لڑکے لڑکیاں تین اوقات میں (ضرور ہی) تم سے اجازت لیا کریں وہ اوقات یہ ہیں صبح کی نماز سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتارتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد سوتے وقت ، غرض یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں ۔ اور ظاہر ہے کہ اس آیت کریمہ میں ثلث مرات کا معنی تین وقت ہی ہے ۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ الطلاق مرتان کا معنی طلاق کی دو مجلسیں ہیں نہ کہ دو طلاقیں ورنہ الطلاق طلقتان ہوتا حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے ۔ اب احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ ملاحظہ فرمائیے :

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : "كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً،) (۱ : صحیح مسلم : ج ۱ ص ۴۷۷ و مسند احمد بن حنبل ص ۳۱۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد رسالت میں اور پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت سے لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک یکجائی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق شمار ہوتی تھی ۔

عَن بن عَبَّاسٍ قال طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيدًا فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قال ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فقال النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا إن شِئْتَ فَارْتَجِعْهَا (۲ : اخرجہ احمد وابو یعلی وصححہ ۔ فتح الباری ج ۹ ص ۳۱۱،۳۱۰ و نیل الاوطار ج ۲ ص ۲۶۱)

کہ حضرت رکانہ بن یزید رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کو ایک مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دے کر بہت پچھتائے ، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ حضرت ! اکٹھی تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو ایک رجعی طلاق واقع ہوئی ہے آپ رجوع کر لیں ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔

حضرت علی ، حضرت زبیر ، حضرت عبدالرحمن بن عوف ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم اور ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کا یہی مذہب اور فتویٰ تھا کہ یکجائی تین طلاق واقع ہوتی ہے ۔ ۴:

(وہذا حال کل صحابی من العہد الصدیق إلی ثلث سنتین من خلافة عمر وہم یزیدون علی الألف قطعا) (۳ : التعلیق المغنی : ج ۴ ص ۴۷)

امام بو حنیفہ کا مذہب بھی ایک قول کے مطابق یہی تھا جیسا کہ امام بن مقاتل رازی حنفی نے بیان کیا ہے ۔ ۵:

(وحکاہ محمد بن مقاتل الرازی من أصحاب أبی حنیفة وہو أحد قولین فی مذہب أبی حنیفة) (التعلیق المغنی ج ۴ ص ۴۸)

اسی طرح ایک قول کے مطابق امام مالک اور بعض حنابلہ کا بھی یہی فتویٰ تھا ۔ امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اسی مذہب کو قوی اور صحیح قرار دیا ہے ۔ ۶:

اور اسی طرح ہندوستان کے مشہور عالم مولانا سعید احمد اکبر آبادی ، مولانا عبد لحلیم قاسمی ، نیلا گنبد لاہور اور علامہ کرم شاہ بریلوی کا بھی یہی فتویٰ ہے ۔ ۷:

امام الوقت شیخ الکل سید محمد نزیر حسین محدث دہلوی ، شیخ الاسلام ثناء اللہ امر تسری اور مفتی جماعت حافظ عبد اللہ روپڑی کا بھی یہی فتویٰ ہے ۔ تفصیل سے معلوم ہوا کہ یکجائی تین طلاقیں سے رجعی طلاق شرعاً واقع نہیں ہوتی ہے ۔ مگر چونکہ خط کشیدہ تصریح کے مطابق اس طلاق کو عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوچکا ہے لہٰذا بشرط صحت سوال عدت گزر چکی ہے اور نکاح ٹوٹ گیا ہے ہاں چونکہ یہ ایک رجعی طلاق ہے ۔ اس لئے اب نکاح ثانی کی شرعاً اجازت ہے ، چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ... ٢٣٢ ... البقرة

اورجب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو تم ان کو اپنے طلاق دہندہ شوہروں کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لینے سے نہ روکو ۔ جب وہ آپس میں معروف طریقہ سے راضی ہوجائیں ۔ یہ حکم تم میں سے اس شخص کو" ہے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو ۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت معقل بن یسار کی ہمشیرہ کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی ۔ بعد ازاں عدت پوری ہونے کے بعد نکاح راضی ہوگئے ۔ جب حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے اپنی ہمشیرہ کو نکاح سے روک دیا ، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرما کر نکاح جدید کی اجازت دے دی تو حضرت معقل خاموش ہوگئے ۔

فیصلہ:

مذکورہ آیات و احادیث صحیحہ اور ہزار سے زائد صحابہ کرام ، شیخ الاسلام ابن تیمیہ ، ابن قیم اور دوسرے اکابر علماء و محدثین کے مطابق صورت مسئولہ میں ایک رجعی طلاق واقع ہو کر نکاح ٹوٹ چکا ہے تاہم نکاح جدید کی شرعاً اجازت ہے ۔ حلالہ کی قطعاً ضرورت نہیں ہے یہ جواب اس صورت میں جب کہ طلاق دہندہ نے اپنی بیوی مسمات زبیدہ بی بی کو پہلی ہی دفعہ طلاق دی ہو ۔ مفتی کسی قانونی سقم کا ہر گز ذمہ دار نہ ہوگا

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص722

محدث فتویٰ